چند معروف مگر موضوع احادیث (۲)

مولانا محمد شہزاد مجددی
دارالاخلاص ریلوے روڈ لاہور

روایات موضوعہ میں سے ایک اور مشہور روایت وہ ہے جسے واعظین قصہ گو اور علم دین سے بے بہرہ نعت خوان حضرات اکثر سناتے اور دہراتے رہتے ہیں- بعض اہل قلم اس قسم کی روایات اپنی تحریر اور تصانیف میں بھی نقل کر جاتے ہیں اور تحقیق و تفحص کی زحمت نہیں فرماتے-

زیر بحث روایت کا تعلق واقعہ معراج سے ہے- اور اس کا مفہوم کچھ یوں ہے: کہ جب سرکار دو عالم ﷺ نے عرش الٰہی کی طرف عروج فرمایا تو اللہ تعالیٰ کے اس فرمان کے پیش نظر جو موسیٰؑ سے کہا گیا تھا:

''اے موسیٰ اپنے جوتے اتار دو کیونکہ تم وادی مقدس طویٰ میں ہو''

آپ ﷺ نے بھی نعلین اتارنے کا ارادہ فرمایا لیکن ارشاد ہوا:

''یامحمد:لاتخلع نعلیك لتشرف السماء بهما''

(اے محمد: (ﷺ) تم اپنے نعلین نہ اتارو تاکہ آسمان ان سے شرف حاصل کرے''

علامہ عبدالحی لکھنویؒ نے اس روایت کو ان الفاظ سے نقل کیا ہے:

''یامحمد لاتخلع نعلیك فان العرش یتتشرف بقدومك متنعلا ویفتخر علی غیره متبرکا فصعد النبی ﷺ الی العرش وفی قدمیه نعلان وحصل له لذلك عزو شان'' (الآثار المرفوعہ فی الاخبار الموضوعہ، ص ۳۳)

(اے محمد: (ﷺ) اپنے نعلین مت اتارو بے شک عرش تمہارے قدموں کے جوتوں سمیت آنے سے مشرف ہوگا اور اس سے برکت حاصل کرکے اپنے غیر پر فخر کرے گا، پس آپ ﷺ عرش پر چڑھ گئے (اس حال میں) کہ آپ کے پاؤں میں جوتے تھے اور اس وجہ سے آپ کو شان و عظمت حاصل ہوئی)

علامہ لکھنویؒ فرماتے ہیں:

اس قصے کا تذکرہ اکثر نعت گو شعراء نے کیا ہے اور اسے اپنی تالیفات میں درج کیا ہے اور ہمارے زمانے کے اکثر واعظین اسے طوالت و اختصار کے ساتھ اپنی مجالس وعظ میں بیان کرتے ہیں- جبکہ شیخ احمد المقری المالکیؒ نے اپنی کتاب ''فتح المتعال فی مدح النعال'' میں علامہ رضی

الدین قزوینی اور محمد بن عبدالباقی زرقانیؒ نے ''شرح مواهب اللدنیہ'' میں زور دے کر وضاحت کی ہے کہ یہ قصہ مکمل طور پر موضوع (جعلی) ہے۔ اللہ تعالی اس کے گھڑنے والے کو برباد کرے۔ معراج شریف کی کثیر روایات میں کسی ایک روایت سے بھی یہ ثابت نہیں ہے کہ نبی کریم ﷺ اس وقت پاپوش پہنے ہوئے تھے'' (الآثار المرفوعہ' ص ۴۳ طبع ادارہ احیاء السنہ)

سرکار دو عالم ﷺ کے نعلین شریفین کی فضیلت وعظمت کے حوالے سے لکھی جانے والی ایک اہم اور حوالے کی کتاب ''فتح المتعال فی مدح النعال'' ہے جس کے مؤلف علامہ امام احمد المقری التلمسانیؒ (۹۹۲-۱۰۴۱ھ) ہیں۔ (اس کتاب کا اردو ترجمہ مفتی محمد خان قادری اور مولانا محمد عباس رضوی کی مشترکہ کاوش کے نتیجے میں شائع ہو چکا ہے)

امام احمد المقری نے اس کتاب میں بعض عرب شعراء کے ایسے نعتیہ اور مدحیہ قصائد نقل کیے ہیں جن میں عرش پر نعلین سمیت جانے کا تذکرہ بڑے والہانہ انداز سے کیا گیا ہے۔ مثلاً

''یا ناظراً تمثال نعل نبیه قبل مثال نعاله متذللا

(اے نبی کے نقش نعلین کی زیارت کرنے والے۔ ان کے نقش نعل کو عاجزی سے بوسہ دے

واذکر به قدما علت فی لیلة الاسراء به فوق السموات العلی

(اور اس بات کو یاد رکھ کہ یہ نعلین حضور ﷺ کے ساتھ معراج کی رات آسمانوں کی بلندی سے اوپر تک گئے تھے)

شیخ المقری کا تبصرہ:

مؤلف ''فتح المتعال'' فرماتے ہیں:

مذکورہ کلام سے معلوم ہوتا ہے کہ حضور ﷺ کو معراج نعلین سمیت ہوا۔ اس کی تصریح شیخ السبتی وغیرہ نے بھی کسی جگہ کی ہے اور یہ اضافہ بھی کیا ہے کہ آپ ﷺ نے نعلین اتارنے کا ارادہ کیا تو آواز آئی کہ انہیں نہ اتارو۔ شیخ ابوالحسن علی بن احمد الخزرجی نے بھی اس کی اتباع کی ہے۔ شیخ عبدالرحیم البرعی اور متعدد مداحین نبوی ﷺ نے بھی ایسے ہی ذکر کیا ہے۔ لیکن تلاش بسیار کے باوجود مجھے کتب حدیث میں اس کی تائید نہیں ملی تو درست یہی ہے کہ اسے چھوڑ دیا جائے' جبکہ یہ آپ تک پایۂ ثبوت کو نہیں پہنچی اور اس طرح کی روایات کو بغیر معلومات کے بیان نہیں کرنا چاہیے۔ بعض حفاظ حدیث نے اس کا سخت انکار بھی کیا اور ایسی بات نقل کرنے والوں پر طعن کیا ہے۔ اس معاملہ میں محدثین کی اتباع متعین ہے۔ کیونکہ وہ زیادہ آگاہ ہوئے ہیں'' (فضائل نعلین حضور (مترجم) ص ۳۶۲

عجیب بات ہے کہ اس کتاب کے مقدمہ اور بعض تقریضات میں اس موضوع اور جعلی

روایت کونقل کرکے اس سے استشہاد کیا گیا ہے اور نعلین نبوی ﷺ کی فضیلت اس سے ثابت کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔مثال ملاحظہ ہو:

حضور ﷺ جب عرش پر تشریف لے گئے تو اپنے نعلین کو اتارنے کا قصد کیا جس پر رب تبارک وتعالی نے فرمایا کہ میرے حبیب اپنے نعلین کے ساتھ عرش پہ چلے آئیں............الخ

آگے پورا قصہ دہرایا گیا ہے۔ایک عربی شعر لکھ کے جس کا ترجمہ درج ذیل ہے:

''موسیٰ علیہ السلام کوطور کے قریب جوتے اتارنے کا حکم دیا گیا جبکہ احمد مجتبیٰ ﷺ کوسر عرش بھی یہ رخصت نہ ملی۔(مقدمہ: فضائل نعلین حضور(مترجم) بارسوم ص۴۴-۴۵)اسی کتاب کے ایک فاضل تقریظ نگار نے اپنی تحریر میں اس من گھڑت اور وضعی روایت کو بڑے اہتمام سے جگہ دی ہے۔ ملاحظہ ہو:۹۳)

ایک اور معتبر اہل قلم شخصیت نے علامہ یوسف بن اسماعیل نبہانی کے عربی اشعار نقل کرنے کے بعد اسی مضمون ومفہوم کا اعادہ کیا ہے(ص۹۸-۹۹)۔

ایک بزرگ اور معروف تقریظ نگار نے اس جعلی اور موضوع روایت میں مزید اضافہ کرتے ہوئے لکھا ہے:

> ''جناب الٰہی سے خطاب آیا کہ اے میرے حبیب آگے چلے آؤ۔تب حضرت محمد رسول اللہ ﷺ نے نعلین مبارک اتارنی چاہی تو عرش مجید لرزہ میں آگیا............الخ۔

مزید لکھتے ہیں:

> ''پس معلوم ہوا کہ جب آپ ﷺ نے نعلین مبارک سمیت عرش پر قدم رکھے تو عرش کو قرار آگیا اور وہ پرسکون ہوگیا اور اس کی عظمت بلند ہوئی''(کتاب مذکور:ص۱۰۲)۔

امام محمد بن عبدالباقی زرقانیؒ ''شرح مواھب''میں لکھتے ہیں:

> ''وقدسئل الامام القزوینی عن وطء النبی ﷺ العرش بنعله' وقول الرّب جل جلاله لقدشرف العرش بنعله یامحمد'هل ثبت ام لا؟فاجاب:اماحدیث وطء النبی ﷺ العرش بنعله' فلیس بصحیح ولاثابت''......الخ''(زرقانی علی المواھب:۸/۳۲۳)۔
>
> (اور جب امام رضی الدین قزوینی سے نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نعلین سمیت عرش

پرخرام فرمانے اور اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد: اے محمد تحقیق عرش تیرے نعل سے شرف پائے'' کے بارے میں پوچھا گیا' کہ کیا یہ ثابت ہے یا نہیں؟ تو انہوں نے جواب دیا- جہاں تک حضور ﷺ کے نعلین سمیت عرش پر خرام فرمانے والی روایت کا تعلق ہے' تو یہ صحیح اور ثابت نہیں ہے)

امام زرقانی لکھتے ہیں:

''قال بعض المحدثين:قاتل الله من وضع انه رقى العرش بنعله ماء عدم حياء ه'ومااجراه على سيدالمتادبين وراس العار فين ﷺ'قال:وجواب الرضى القزويني هوالصواب 'فقد وردت قصةالاسراء والمعراج مطولة ومختصرصة عن نحو اربعين صحابياً'وليس فى حديث احدمنهم انه ﷺ كان تلك الليلة فى رجليه نعل' وانماوقع ذلك فى نظم بعض قصاص جهلة'ولم يذكرالعرش 'بل قال:واتى البساط 'فهم بخلع نعليه' فنودى:لاتخلع'وهذا باطل'لم يذكرفى شئى من الاحاديث بعد الاستقراء التام 'ولم يرد فى حديث صحيح ولاحسن ولا ضعيف انه عليه السلام جاوزسدرةالمنتهى''

(زرقانی علی المواھب: ایضاً)

(بعض محدثین فرماتے ہیں: جس شخص نے یہ روایت گھڑی ہے کہ آپ ﷺ نعلین سمیت عرش پہ چڑھے'' خدا اس کو غارت کرے کہ اس نے شدید بے حیائی کا مظاہرہ کیا ہے اور مؤدبین کے سردار اور عارفین کے پیشوا (ﷺ) کے بارے میں ایسی جسارت کی ہے- اور فرمایا کہ امام رضی القزوینی کا جواب درست ہے- بلاشبہ اسراء و معراج کا قصہ طوالت و اختصار کے ساتھ تقریباً چالیس صحابہ کرامؓ سے مروی ہے' لیکن ان میں سے کسی ایک کی روایت میں بھی اس بات کا ذکر نہیں ہے کہ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاؤں میں اس رات نعل تھی' یہ تو صرف بعض جاھل قسم کے قصہ گوؤں کی شاعری میں ملتا ہے اور ان لوگوں نے عرش کا تذکرہ نہیں کیا بلکہ یہ کہتے ہیں' آپ ﷺ بساط پر آئے اور جوتے اتارنے کا ارادہ فرمایا' تو صدا دی گئی' کہ آج جوتے مت اتاریں' اور یہ باطل ہے- کیونکہ پوری چھان بین

کے باوجود ایسی کوئی روایت احادیث میں نہیں پائی گئی' اور نہ ہی ایسا کسی حدیث صحیح حسن یا ضعیف میں وارد ہے کہ آپ ﷺ سدرۃ المنتھی سے آگے گئے ہوں۔

امام زرقانی کا تبصرہ:

اس مقام پر امام زرقانیؒ فرماتے ہیں:

''مگر ان محدث کے اس دعوے میں یہ تامل ہے کہ حضور ﷺ کا سدرۃ المنتھی سے آگے جانا کسی صحیح' حسن اور ضعیف روایت میں وارد نہیں ہوا۔ جبکہ' ابن ابی حاتم نے حضرت انسؓ سے نقل کیا ہے:

''انه ﷺ لماانتهى الى سدرةالمنتهى غشيته سحابة فيها من كل لون' فتاخر جبريل''

''کہ آپ ﷺ جب سدرۃ المنتھی تک پہنچے تو ایک ہمہ رنگ بادل نے آپ ﷺ کو ڈھانپ لیا' پس جبریل پیچھے رہ گئے''

اور قزوینی جس کے قول کی تصویب اس محدث نے کی ہے' وہ بھی اس روایت کے منقول ہونے کا اعتراف کرتے ہیں:

''فانماوردفی اخبارضعیفةومنکرة''(زرقانی علی المواھب:۸/۲۲۳)

(کہ یہ صرف ضعیف اور منکر روایات میں وارد ہوا ہے)

علامہ عبدالحی لکھنویؒ لکھتے ہیں:

''فمن ذلك ما اشتهرفيمابين القصاص ان النبي ﷺ اسرى في ليلةالمعراج بنعله 'فلماذهب الى السموات العلى 'ووصل الى العرش المعلى اراد بخلع نعليه تادباً' ونظرا الى قوله تعالى لموسى(فاخلع نعليك انك بالوادالمقدس طوىٰ)فنودى من الملك المعلىٰ الاعلى:يامحمدلا تخلع نعليك 'وقدذكر بعض الشعراء والمداحين ايضاًهذه القصةفي اشعارهم ودواوينهم ' وانتشر ذلك في عوامهم وخواصهم''

(ایسی ہی روایات میں سے وہ روایت ہے جو قصہ گو (واعظوں) میں مشہور ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے معراج کی رات نعلین سمیت سیر فرمائی' پھر جب آپ آسمان کی بلندیوں پر گئے اور عرش معلیٰ تک پہنچے تو آپ ﷺ نے ادباً جوتے اتارنا چاہے اور

اللہ تعالیٰ کا موسیٰؑ سے یہ فرمان بھی پیش نظر تھا' کہ اے موسیٰ اپنے جوتے اتار دو' بے شک تم وادی مقدس طوی میں ہو) تو ملک الاعلیٰ کی بلند بارگاہ سے ندادی گئی: اے محمد: اپنے جوتے نہ اتارو) بعض شعراء اور قصیدہ خوانوں نے بھی اس قصے کو اپنی شاعری اور مجموعوں میں ذکر کیا ہے' یوں یہ قصہ ان کے خواص وعوام میں پھیل گیا۔ (غایۃ المقال ص ۲۷ مجموعۃ الرسائل' ص ۲۲۸)

علامہ لکھنویؒ چند عربی اشعار نقل کرنے کے بعد لکھتے ہیں:

''وقد كنت حين سمعت هذه القصة من بعض الوعاظ اقول في نفسي: ان وقوع هذا الامر ليس ببعيد بالنسبة الى رفعة قدر المصطفىٰ ﷺ فان الله تعالى فضله على سائر العالمين' وشرف بقدمه السموات والارضين' فلا بعد في ان يسرى به بنعليه' ويقول له: لاتخلع نعليك' لكنه مالم يثبت ولو من رواية ضعيفة لانجترى على التكلم به الى ان اطلعت على كلام المقرى وغيره' فزال ترددى' وذهب تحرى' وناديت على رؤوس المجالس ان هذه القصة موضوعة مخترعة مختلفة''

(غایۃ المقال: ص ۳۷ مطبوعہ کراچی)

(میں نے جب یہ قصہ بعض واعظین سے سنا تو دل ہی دل میں کہا: کہ اس معاملے کا واقعہ ہونا مصطفیٰ کریم ﷺ کی بلندی شان کے باوصف کچھ بعید نہیں' بے شک اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو تمام جہانوں پر فضیلت عطا فرمائی ہے اور زمینوں اور آسمانوں کو آپ ﷺ کے قدموں سے مشرف کیا ہے' تو کچھ بعید نہیں کہ آپ کو نعل سمیت معراج کرائی ہو اور آپ سے فرمایا ہو ﷺ اپنے جوتے مت اتارو لیکن (پھر خیال آتا) کہ جو چیز کسی ضعیف روایت تک سے ثابت نہیں ہے۔ ہمیں اسے بیان کرنے کی جرات نہیں کرنی چاہیے یہاں تک کہ میں امام احمد المقری اور دیگر علماء کی آراء پر مطلع ہوا اور میرا تردد چھٹ گیا اور میرا تحیر جاتا رہا اور میں نے برسر مجالس اعلان کیا کہ یہ قصہ موضوع جعلی' من گھڑت اور اختلافی ہے۔

اعلیٰ حضرت محدث بریلویؒ سے بھی اس روایت کے بارے میں پوچھا گیا تھا۔ چنانچہ احکام شریعت میں ہے:

سوال: حضور اقدس ؐ کا شب معراج عرش الٰہی پر نعلین مبارک سمیت تشریف لے جانا صحیح ہے یا نہیں؟

جواب: یہ محض جھوٹ اور موضوع ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم (احکام شریعت ص ۱۶۶ مطبوعہ شبیر برادرز' لاہور)

اسی تسلسل میں واقعہ معراج سے متعلق چند دیگر موضوع روایات کی نشاندھی بھی مناسب معلوم ہوتی ہے جو قصہ گو قسم کے واعظین میں مشہور اور مقبول ہیں۔

مثلاً ایک بے اصل روایت وہ ہے جسے صاحب مواھب اللدنیہ'' نے درج ذیل الفاظ سے نقل کیا ہے:

''قف یامحمدان ربك یصلی'' (مواھب اللدنیہ: ۲/۳۸۲ طبع بیروت)

(اے محمد (ﷺ) ٹھہرو بے شک تمہارا رب درود بھیج رہا ہے)

اس روایت کے بارے میں الشیخ الامام محمد درویش الحوت (تلمیذ علامہ ابن عابدین شامی) لکھتے ہیں:

حدیث ''قف فان ربك یصلی' وانه قیل له ذلك لیلةالاسراء' باطل'' (اسنی المطالب فی احادیث مختلفۃ المراتب: ص ۲۲۲)

(حدیث: ٹھہرو بے شک تمہارا رب درود بھیج رہا ہے اور یہ کہ ایسا معراج کی رات نبی ﷺ سے کہا گیا۔ باطل ہے)

ایسے ہی معراج کے حوالے سے وہ روایت ہے جسے طبرانی نے سیدتنا عائشہؓ سے نقل کیا ہے:

''لما کان لیلةاسری بی الی السماء فادخلت الجنة' فوقفت علی شجرة من اشجارالجنةلم ارفی الجنة احسن منها' ولاابیض منهاولااطیب منهاثمرة' فتناولت ثمرة من الثمارهافاکلتها فصارت نطفة فی صلبی' فلمااهبطت الی الارض واقعت خدیجه فحملت بفاطمة'' (المواھب اللدنیہ: ۲/۳۸۱ مطبوعہ بیروت لبنان)

(آپ ﷺ) نے فرمایا: معراج کی رات جب میں نے آسمانوں کی سیر کی' تو میں جنت میں داخل ہوا' پھر ایک ایسے جنتی درخت کے پاس ٹھہرا جس سے زیادہ خوبصورت درخت میں نے جنت میں نہیں دیکھا اور نہ ہی اس سے زیادہ سفید خوشبودار اور نہ پھل کے لحاظ سے زیادہ پاکیزہ۔ چنانچہ میں نے اس کے پھلوں میں سے ایک پھل پکڑا اور کھالیا تو وہ میری صلب میں نطفہ بن گیا۔ پھر جب میں زمین پر اترا اور خدیجہ سے ملا تو وہ فاطمہ سے حاملہ ہوگئیں)

امام قسطلانیؒ اسے نقل کرنے کے بعد لکھتے ہیں:

''اس میں یہ تصریح ہے کہ معراج سیدہ فاطمہؓ کی ولادت سے پہلے ہوئی ہے' حالانکہ ان کی ولادت اعلان نبوت سے تقریباً سات سال پہلے ہوئی اور بلاشبہ معراج کا واقعہ اعلان نبوت کے بعد کا ہے۔(ایضا)

شارح مواهب امام زرقانیؒ لکھتے ہیں:

''(وهوحديث ضعيف)ارادبه شرالضعيف 'وهوالموضوع' فقد صرح ابن الجوزی'والذهبی والحفاظ' بانه موضوع وان تعددت طرقه عن عائشه 'ورواه ابن الجوزی عن ابن عباسِ من طريق الابرادی 'وهووضاع كذاب 'والحاكم فی المستدرك عن سعد بن ابی وقاص:

''قال الذهبی فی تلخيص/: هذاكذب جلی 'وهومن وضع مسلم بن عيسى الضغار'لان فاطمة ولدت قبل النبوةفضلا عن الاسراء ويدل علی ان المصنف اراد بالضعف الوضع ''(زرقانی علی المواهب: (۱۹۳/۸مطبوعہ مکۃ المکرّمہ)

(قسطلانیؒ کا یہ کہنا کہ یہ حدیث ضعیف ہے'اس سے مراد ہے ضعیف کی سب سے بری قسم اور وہ موضوع ہے۔ پھر یقیناً ابن الجوزی' امام ذھبی اور حفاظ حدیث نے یہ صراحت کی ہے کہ یہ روایت موضوع ہے۔ اور اگر چہ یہ عائشہؓ سے متعدد طرق سے مروی ہے اور ابن جوزی نے اسے ابرادی کی سند سے ابن عباسؓ سے روایت کیا ہے اور وہ کذاب 'وضاع (حدیث گھڑ والا) ہے اور حاکم نے متدرک میں حضرت سعد بن ابی وقاصؓ سے روایت کیا ہے: امام ذھبی اپنی تلخیص میں کہتے ہیں: یہ صریح جھوٹ ہے اور یہ روایت مسلم بن عیسی الصغار کی گھڑی ہوئی ہے کیونکہ فاطمہؓ معراج تو کجا اعلان نبوت سے بھی پہلے پیدا ہوئی ہیں۔ اور یہ اسی بات پر دلالت کرتا ہے کہ مصنف نے ضعیف سے مراد موضوع لیا ہے)۔

اسی زمرے میں واعظین کی زبانوں پر جاری رہنے والی وہ روایت بھی ہے جسے ''معارج النبوۃ'' کے حوالے سے پڑھا' سنا اور سنایا جاتا ہے۔ اس روایت کا خلاصہ یوں ہے کہ:

حضور اکرم ﷺ نے شب معراج براق پر سوار ہوتے وقت اللہ تعالی سے وعدہ لے لیا ہے کہ روز قیامت جب کہ سب لوگ اپنی اپنی قبروں سے اٹھیں گے' ہر ایک مسلمان کی قبر پر اسی طرح ایک

ایک براق بھیجوں گا' جیسا کہ آج آپ کے واسطے بھیجا گیا ہے۔

اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا بریلویؒ سے پوچھا گیا کہ:

سوال: یہ مضمون صحیح ہے یا نہیں اور کتاب معارج النبوۃ کیسی کتاب ہے اور اس کے مصنف عالم اہل سنت اور معتبر محقق تھے یا نہیں؟ آپ نے فرمایا:

جواب: بے اصل ہے۔ معارج النبوۃ کے مؤلف سنی واعظ تھے' کتاب میں رطب و یابس سبھی کچھ ہے۔ واللہ اعلم۔ (احکام شریعت: ۱۶۵)

ماہرین حدیث اور ائمہ محدثین نے موضوع روایت کی شناخت اور پہچان کیلئے جو علامات اور اصول بیان کیے ہیں' ان کے مطابق یہ روایت ظاہر الوضع ہے یعنی کلام نبوی علی صاحبھا الصلوٰۃ والسلام سے معمولی مناسبت اور تمسک رکھنے والا طالب علم بھی اس کے مضمون کی رکاکت عدم فصاحت اور عقل وشرع سے تصادم کے باعث فوراً جان لے گا کہ یہ صاحب جوامع الکلم کا کلام نہیں ہوسکتا۔

معراج کے حوالے سے یہ بات بھی بے حد مشہور ہے کہ تلاب کا پھول اس رات آپ کے پسینہ مبارک سے پیدا ہوا اور اس کی خوشبو میں بھی یہی راز پوشیدہ ہے۔

ایک روایت کے الفاظ یوں نقل کیے گئے ہیں:

''من ارادان یشم رائحتی فلیشم الوردالاحمر'' (الآلی المنثورۃ: ص ۱۴۷)

(جو میری خوشبو سونگھنا چاہے وہ سرخ گلاب کو سونگھ لے)

امام بدرالدین زرکشی نے الآلی منثقرۃ میں' امام سخاوی نے المقاصد الحسنہ میں اور شیخ محمد بن طاہر پٹنی وغیرہ نے تذکرۃ الموضوعات میں اسے جعلی' من گھڑت اور موضوع روایت قرار دیا ہے۔ حوالہ کیلئے دیکھیے: مختصر المقاصد الحسنہ' ص ۹۱' الآلی المنثورۃ ص ۱۴۷' تذکرۃ الموموضوعات' ص ۱۶۱' المصنوع معرفۃ الحدیث الموضوع: (۲۰۳ مطبوعہ حلب)

واقعہ معراج سے متعلق اس طرح کی بیشتر روایات مشہور ہیں جن کا تذکرہ اکثر واعظین کی تقریروں اور تحریروں میں ملتا ہے۔

ایسی روایات کے فروغ میں غیر مستند اور بے سروپا حکایات پر مشتمل لٹریچر اور کتب ورسائل کا بہت ہاتھ ہے۔ اس سلسلے میں چند مشہور کتابوں کے نام لیے جاسکتے ہیں۔ مثلاً نزہۃ المجالس' معارج النبوۃ' وعظ بے نظیر' بارہ تقریریں' صوفیہ کرام سے غلط طور پر منسوب تذکرے اور ملفوظات کے مجموعے اور فضائل اعمال کے نام سے مختلف موضوعات پر شائع ہونے والی غیر علمی کتابیں اور حصول ثواب کیلئے مفت تقسیم کیے جانے والے کتابچے اس قسم کے مواد سے بھرے ہوتے ہیں۔

مآخذومراجع

۱- الآثار المرفوعہ فی الاخبار الموضوعہ، عبدالحی لکھنوی، مولانا: مطبوعہ ادارہ احیاء السنہ، گوجرانوالہ

۲- فضائل نعلین حضورﷺ (مترجم)، امام احمد المقری التلمسانی، طبع لاہور ۲۰۰۰ء

۳- شرح زرقانی علی المواہب، الامام محمد بن عبدالباقی، طبع مکۃ المکرمہ ۱۹۹۶ء

۴- غایۃ المقال (مجموعۃ الرسائل) عبدالحی لکھنوی، مولانا، طبع ادارۃ القرآن، کراچی

۵- احکام شریعت، احمد رضا خان، امام، شبیر برادرز، لاہور

۶- المواہب اللدنیہ بالمنح المحمدیہ، احمد قسطلانی، امام، طبع بیروت

۷- اللآلی المنتثرہ فی الاحادیث المشتہرۃ، امام بدرالدین زرکشی، طبع اولی، بیروت